بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ ٔراشد فاروقِ اعظم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 12/ نومبر 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت حفصہؓ نے ایک دفعہ حضرت عمرؓ سے کہا کہ اللہ نے رزق کو وسیع کیا ہے اور آپؓ کو فتوحات کے علاوہ کثرت سے مال بھی عطا کیا ہے تو کیوں نہ آپؓ زیادہ نرم غذا کھایا کریں اور زیادہ نرم لباس پہنا کریں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا جہاں تک مجھ میں طاقت ہو گی میں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ کی زندگیوں کی سختی میں شامل رہوں گا تاکہ ان دونوں کی راحت کی زندگی میں بھی شریک ہو جاؤں۔ حضرت عکرمہ بن خالدؓ بیان کرتے ہیں کہ کچھ اور لوگوں نے بھی حضرت عمرؓ سے کہا کہ اگر آپؓ زیادہ عمدہ غذا کھائیں تو حق کے لیے کام کرنے پر آپؓ زیادہ قوی ہو جائیں گے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر میں نے آنحضرت ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ کا راستہ چھوڑ دیا تو میں ان دونوں سے منزل میں نہیں مل سکوں گا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے زمانہ خوف و خطر میں سادگی کی ضرورت کو دیکھتے ہوئے ہدایت کی تھی کہ ایک سے زیادہ سالن استعمال نہ کیا جائے۔ ایک دفعہ حضرت عمرؓ کے سامنے سِرکہ اور نمک رکھا گیا تو آپؓ نے کہا یہ دو سالن ہیں۔ حضرت عمرؓ کا یہ فعل رسول کریم ﷺ کی محبت میں انتہا کا پہلو ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے بھی تحریک جدید کا اعلان کرتے ہوئے مطالبہ کیا تھا کہ ہر احمدی یہ اقرار کرے کہ وہ آج سے صرف ایک سالن استعمال کرے گا تاکہ احباب جماعت اپنے خرچ کم کر کے چندے دے سکیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب حالات مختلف ہیں اس لئے یہ پابندی نہیں ہے لیکن پھر بھی اسراف سے کام نہیں لینا چاہئے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے عبد الرحمٰن بننے کے لیے دو شرائط بیان فرمائیں۔ اوّل اپنے مال میں اسراف نہ کرے۔ دوم اُس کا کھانا قوت طاقت اور بدن کو قائم رکھنے کے لیے اور پہننا بدن کو ڈھانکنے اور محفوظ رکھنے کے لیے ہو۔
حضرت عمرؓ ایک دفعہ ملک شام گئے تو وہاں بعض صحابہ کو ریشمی کپڑے پہنے دیکھ کر بہت بُرا منایا۔ اس پر ایک صحابی نے اُس کے نیچے موٹی اون کا سخت کرتہ پہنا ہوا دکھا کر بتایا کہ ہم نے اپنے لباسوں کو ملکی سیاست کے طور پر بدلا ہے کیونکہ یہاں کے لوگ شان و شوکت سے رہنے والے اُمراء کو دیکھنے کے عادی ہیں۔ حضرت عمرؓ دکھاوے اور شان و شوکت والے لباس کے اس قدر خلاف تھے کہ مفتوح دشمن کے لئے بھی یہ پسند نہیں کرتے تھے کہ وہ کوئی ایسا لباس پہن کر ان کے سامنے آئے جو شان و شوکت والا ہو، تُستر کی فتح کے وقت فارسی سپہ سالار ہرمزان کو جب حضرت عمرؓ کے سامنے ریشمی لباس میں بھیجا گیا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں آگ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں اور اللہ سے مدد مانگتا ہوں۔ جب تک ہرمزان کا زرق برق لباس اور زیورات نہ اُتارے گئے حضرت عمرؓ نے اُس سے بات نہ کی۔
حضرت عمرؓ کی عاجزی اور تقویٰ کے معیار کے بارے میں اس بات سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت عروۃ بن زبیر سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن خطاب کو کندھے پر پانی کا ایک مشکیزہ اٹھائے ہوئے دیکھا تو میں نے کہا اے امیر المؤمنین آپ کے لئے یہ مناسب نہیں ہے آپؓ نے فرمایا کہ جب مختلف قوموں کے وفود اطاعت اور فرمانبرداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے میرے پاس آئے تو میرے دل میں اپنی بڑائی کا احساس ہوا اس لئے میں نے سوچا کہ میں پھر اس کو اس طرح توڑوں کہ پانی کا مشکیزہ اٹھا کر لے کر جاؤں۔ ایک دفعہ حج سے آتے ہوئے ایک درخت کے پاس کھڑے ہو گئے۔ فرمایا کہ ایک وقت تھا جب میں اپنے ایک اونٹ کو چراتا تھا اور اس درخت کے نیچے لیٹنے پر میرے والد نے مجھے بہت ڈانٹ ڈپٹ کی تھی اور اب یہ وقت ہے کہ کئی لاکھ آدمی میرے اشارے پر جان دینے کو تیار ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کیا تو خدا تعالیٰ نے مجھے یہ درجہ دیا۔ مصلح موعود فرماتے ہیں کہ دیکھو ایک اونٹ کا چرواہا اور سلطنت کیا تعلق رکھتے ہیں لیکن دیکھو کہ انہوں نے وہ کچھ کیا کہ آج دنیا ان کے آگے سر جھکاتی ہے اور ان کی سیاست دانی کی تعریف کرتی ہے۔ پھر دیکھو حضرت ابو بکرؓ ایک معمولی تاجر تھے لیکن اب دنیا حیران ہے کہ ان کو یہ فہم یا عقل اور فکر کہاں سے مل گیا۔ میں بتاتا ہوں کہ ان کو قرآن شریف سے سب کچھ ملا انہوں نے قرآن شریف پر غور کیا اس لئے ان کو وہ کچھ آ گیا جو تمام دنیا کو نہ آتا تھا کیونکہ قرآن شریف ایک ایسا ہتھیار ہے کہ جب اس کے ساتھ دل کو صیقل کیا جائے تو ایسا صاف ہو جاتا ہے کہ تمام دنیا کے علوم اس میں نظر آ جاتے ہیں اور انسان پر ایک ایسا

دروازہ کھل جاتا ہے کہ پھر کسی کے روکے ہوئے علوم جو اس کے دل پر نازل کئے جاتے ہیں نہیں رک سکتے۔ پس ہر ایک انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ قرآن کو پڑھنے اور غور کرنے کی کوشش کرے۔

حضرت عمر کی عاجزی اور انکساری کے بارے میں ایک روایت میں اس طرح ذکر ملتا ہے۔ جبیر بن نفیرؓ سے روایت ہے کہ ایک جماعت نے حضرت عمرؓ کو مخاطب کر کے کہا اللہ کی قسم! ہم نے کسی شخص کو آپؓ سے زیادہ انصاف کرنے والا، حق گو اور منافقین پر سختی کرنے والا نہیں دیکھا۔ عوف بن مالکؓ نے کہا کہ اللہ کی قسم! ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عمرؓ سے بہتر حضرت ابو بکرؓ کو دیکھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ عوفؓ نے سچ بولا۔ اللہ کی قسم! ابو بکرؓ مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہیں اور میں اپنے گھر والوں کے اونٹوں سے بھی زیادہ بھٹکا ہوا ہوں۔

حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ سمیت ہم لوگ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپؐ اُٹھ کر چلے گئے اور آپؐ کی واپسی میں دیر ہوگئی۔ مجھے فکر ہوئی تو آپؐ کو ڈھونڈتے ہوئے ایک باغ میں پایا۔ آپؐ نے مجھے اپنے جوتے دیے اور فرمایا جو کوئی اس باغ کے پرے تمہیں ملے اور دل میں یقین رکھتے ہوئے یہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی قابل عبادت نہیں تو اُسے جنت کی بشارت دے دو۔ سب سے پہلے مجھے حضرت عمرؓ ملے انہوں نے یہ سُنتے ہی مجھے واپس بھیجا اور ساتھ ہی خود بھی آپہنچے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! ایسا نہ کیجیے کیونکہ لوگ صرف اسی پر بھروسہ کرنے لگ جائیں گے۔ بہتر یہی ہے کہ وہ نیکیوں کے احکامات پر عمل کریں تا کہ حقیقی مومن بن سکیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کرنے کی اجازت فرمائی۔

حضرت سعد بن وقاصؓ روایت کرتے ہیں کہ قریش کی کچھ عورتیں رسول اللہ ﷺ سے اونچی آواز میں باتیں کر رہی تھیں۔ حضرت عمرؓ کے آنے پر ڈر کے مارے جلدی سے پردے میں چلی گئیں۔ حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ حبشہ کی ایک عورت ناچ کر کرتب دکھا رہی تھی۔ میں بھی اپنی ٹھوڑی رسول اللہ ﷺ کے کندھے پر رکھ کر دیکھنے لگی۔ حضرت عمرؓ آئے تو لوگ بھاگ گئے۔ حضرت بریدہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک سیاہ فام لونڈی منت ماننے کی وجہ سے نبی کریم ﷺ کی اجازت سے دف بجانے لگی۔ حضرت ابو بکرؓ، حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ آئے پھر بھی دف بجاتی رہی لیکن حضرت عمرؓ کے آنے پر دف بجانا بند کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمرؓ! شیطان بھی تجھ سے ڈرتا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے حق کو عمرؓ کی زبان اور دل پر جاری کر دیا۔ حضرت ابن عباسؓ اپنے بھائی فضل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عمر بن خطابؓ میرے ساتھ ہوتا ہے جہاں میں پسند کرتا ہوں اور میں اُس کے ساتھ ہوتا ہوں جہاں وہ پسند کرتا ہے اور میرے بعد عمر بن خطابؓ جہاں ہو گا حق اُس کے ساتھ رہے گا۔
حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ معاہدہ کے باوجود مکہ والوں کی غداری پر اُن سے مقابلے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں تو روز دعائیں کرتا تھا کہ ہم آپؐ کی حفاظت میں کفار سے لڑیں۔
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قول صادق عمرؓ کی زبان سے ہی زیادہ جاری ہوتا ہے۔
حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ میں بیٹھے ہوتے تو کوئی بھی اپنی نگاہ آپؐ کی طرف نہیں اٹھاتا تھا لیکن حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ آپؐ کو دیکھتے اور مسکراتے اور آپؐ ان دونوں کو دیکھتے اور مسکراتے۔ عبد اللہ بن حنطبؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کو دیکھ کر فرمایا یہ دونوں کان اور آنکھ ہیں۔ حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کسی آدمی پر سورج طلوع نہیں ہوا جو عمرؓ سے بہتر ہو۔ حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے بعد ابو بکرؓ اور عمرؓ کی پیروی کرنا۔
حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نبی کے آسمان والوں میں سے دو وزیر اور زمین والوں میں سے بھی دو وزیر ہوتے ہیں۔ آسمان والوں میں سے میرے دو وزیر جبرئیل اور میکائیل اور زمین والوں میں سے میرے دو وزیر ابو بکرؓ اور عمرؓ ہیں۔ ابو جحیفہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ سے سنا کہ اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین ابو بکرؓ ہیں پھر عمرؓ ہیں۔
یہ ذکر ابھی چل رہا ہے آئندہ بھی ان شاء اللہ بیان ہو گا۔
حضور انور نے آخر میں مکرم کامران احمد صاحب آف پشاور کی شہادت، مکرم ڈاکٹر مرزا نبیر احمد اور ان کی اہلیہ مکرمہ عائشہ عنبر سیّد کی امریکہ میں ایک حادثے میں وفات اور مکرم چودھری نصیر احمد صاحب کراچی اور مکرمہ سرداراں بی بی صاحبہ دارالرحمت غربی ربوہ کی وفات پر ان سب کا ذکر خیر کرتے ہوئے ان کی جماعتی خدمات کا بھی تذکرہ فرمایا اور بعد نماز جمعہ ان کے نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان بھی فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔